حیض کی حالت میں حدیثِ قدسی پڑھنے کا حکم؟

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2021

تاریخ اجراء: 04 جمادی الاخریٰ 1446ھ/07 دسمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

حالت حیض میں حدیثِ قدسی پڑھنا کا حکم؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حدیث قدسی کو پڑھنے چھونے کے اعتبار سے قرآن کریم والا حکم نہیں بلکہ دیگر احادیث والا ہی حکم ہے۔ لہذا احادیث قدسیہ کو پڑھنے کے لیے باوضو ہونا، پاک حالت میں ہونا بہتر ہے کہ دینی کتب کا مطالعہ کرنے میں یہی طریقہ باادب کہلاتا ہے۔ بے وضو یا جنبی یعنی جس پر غسل فرض ہو، اس کا حدیث قدسی کو پڑھنا جائز ہے البتہ اس حالت میں پڑھنا ہو تو بھی وضو کر لینا چاہیے۔ البتہ ان احادیث میں بھی اگر قرآن کریم کی آیات آجائیں تو ان آیات کو پڑھنے یا چھونے کی اجازت نہیں ہوگی۔

علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”والأحاديث القدسية لا يثبت لها شيء من ذلك، فيجوز مسه، وتلاوته لمن ذكر، وروايته بالمعنى، ولا يجزئ في الصلاة، بل يبطلها، ولا يسمى قرآنا، ولا يعطى قارئه بكل حرف عشرا“ یعنی اور احادیثِ قدسیہ کے لیے ان میں سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا، اس کو چھونا جائز ہے اور جس شخص پر حدث (ناپاکی) ہو، اس کے لیے بھی اس کی تلاوت جائز ہے، اور اس کو معنی کے ساتھ روایت کرنا بھی درست ہے۔ نماز میں اس کا پڑھنا کافی نہیں، بلکہ اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسے قرآن نہیں کہا جاتا، اور نہ ہی اس کے پڑھنے والے کو ہر حرف پر دس نیکیاں دی جاتی ہیں۔ (الفتح المبين بشرح الأربعين، صفحه 432، مطبوعه: جده)

فتح القدیر، بحر الرائق، رد المحتار و دیگر کتبِ فقہ میں ہے، واللفظ للآخر: ”يكره مس كتب التفسير والفقه والسنن لأنها لا تخلو عن آيات القرآن“ یعنی (جنبی، حیض و نفاس والی کو) فقہ و تفسیر و حدیث کی کتب (بلا حائل

)چھونا مکروہِ تنزیہی ہے، کیونکہ یہ آیاتِ قرآنیہ سے خالی نہیں ہوتیں۔(ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد1، صفحہ353، مطبوعہ کوئٹہ)

ہدایہ اور اس کی شرح بنایہ میں ہے:"(كتب الشريعة لأهلها حيث يرخص في مسها بالكم لأن فيه ضرورة) وهذا قول عامة المشايخ وفي "الذخيرة" ويكره لهم مس كتب الفقه والتفسير والسنن لأنها لا تخلوعن آيات من القرآن، **ولا بأس بمسها بالكم بلا خلاف**" ترجمہ: دینی کتب پڑھنے، پڑھانے والوں کے لیے (تفسیر و فقہ و حدیث کی) اسلامی کتب کو (ناپاکی کی حالت میں) آستین کے ساتھ چھونا، جائز ہے، کیونکہ اس میں شرعاً ضرورت متحقق ہے، (علامہ عینی رَحمَۃُاللہ تَعالٰی عَلَیہِ لکھتے ہیں) اور اکثر مشائخ کا یہی قول ہے اور ذخیرہ میں ہے کہ جنبی اور حیض و نفاس والی کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتب (بلا حائل) چھونا مکروہ ہے، کیونکہ یہ آیاتِ قرآنیہ سے خالی نہیں ہوتیں **اور ان کو آستین (وغیرہ) کے ساتھ چھونے میں بلااختلاف کوئی حرج نہیں**۔(البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد1، صفحہ652، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃاللہ علیہ لکھتے ہیں:"(جنبی اور حیض و نفاس والی عورت) ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھُوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو، تو حرَج نہیں مگر مَوضَعِ آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔۔۔ درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انھیں حرَج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وُضو یا کُلی کرکے پڑھیں۔"(بہارشریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ327، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net